

ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ کی

بھتڑوں پر سال گرہ

یہ کثیر منزلہ عمارت دنیا بھر میں نیویارک کا استعارہ ہے

مائیکل جے فریڈ میں

اسٹیٹ کے بننے والے تلک شیگاف ناوروں نے ایک صدی سے بھی زیادہ گز سے سے جدید ہیں کو اپنا اسیر بنا رکھا ہے۔ اُر کینیکٹ اور کشیر منزلہ عمارتوں کے باپ یا موجود لوگ سولی و ان ان کے پارے میں لکھتے ہیں: ”ایک انتہائی حیرت انگیز، ایک انتہائی نادر موقع“ جو کبھی بھی انسانی روح کو پیش آیا ہو۔ ”بلندی کی طاقت و قوت اس میں ہونی چاہیے، بلندی کی درختانی وفا خراس میں ہونے ہی چاہیے۔“ اس اسپرٹ کو اس سے بہتر طور پر شایدی کوئی کشیر منزلہ عمارت اتنا پیش کرتی ہو جتنا کہ نیویارک شی میں واقع ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ، جس نے گرڈ شیگنی کے میانے میں اپنی پیکٹریوں سال گرہ منائی ہے۔ گوک اب یہ دنیا کی یہاں تک کہ امریکہ کی بھی بلند ترین عمارت نہیں رہی، تاہم ایمپائر بلڈنگ کی علامتی حیثیت اب بھی قائم اور برقرار ہے۔ ایک ہفتاً فہری پارہ، جادوئی سینمای لمحات کا منظر اور میں میں اسکالی لائن کے وسط میں سب سے نمایاں جگہ پر واقع ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ ایک یقینی اناش ہے، جسے امریکن سوسائٹی آف سول انجینئرز نے ”امریکی تاریخ کی سات سب سے بڑی انجینئرنگ یافتہ میں سے ایک کے طور پر اور ایسے کی سرفہرست تعمیری یادگاروں میں شناخت کیا ہے۔“

لکھا لو جی کی متعدد ترقیات نے مل کر ہی جدید کشیر منزلہ عمارتوں کی تعمیر کو ممکن بنایا ہے۔ تعمیری مواد جیسے کہ فولاد، شیش اور لوہے کی سریوں پر چڑھائی ہوئی تکنیکیت اس کے بناوی عناصر ہیں۔ اسی طرح واپر پپ، جس نے انتہائی بلندی تک پانی کی رسائی کو ممکن بنایا۔ حقائقی افت ہے ایک امریکی ایشاوں نے ۱۸۵۳ء میں ایجاد کیا اور بری لفت ہے ایک جرم و نرزو ان سائنس نے ۱۸۸۰ء میں ایجاد کیا، نے لوگوں کے لیے کشیر منزلہ عمارتوں میں رہائش اور کام کو عملی جامس پہنایا۔

ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ ایک ایسے وقت میں تعمیر ہوئی جب امریکی طرز تعمیر آرٹ ڈیکو مودرن (۱۹۱۰ء سے ۱۹۳۰ء تک کی دہائیوں کا امریکی طرز تعمیر و آرائش) سے متاثر تھا، ایک طرز تعمیر جو تعمیری ڈیزائن اور آرائش فن کو محیط ہے۔ اس میں جدید کشیر المقدار پیداوار کی خصوصیات رکھنے والی صاف سبک اور متوازن تعمیر پر زور دیا

رات کے وقت ایمپائر بلڈنگ کو روشن کرنے کے لئے جس رنگ کا استعمال کیا گیا ہے وہ کافی استعاراتی ہے یہ سرخ سفید اور نیلے رنگ جو ۳۱ اگست ۱۹۹۰ کو استعمال کئے گئے تھے وہ امریکی فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تھے۔





ایپارٹمنٹ بلڈنگ کی خصوصی بناوٹ نے امریکہ کی متعدد دیگر عمارتوں کو بھی متأثر کیا جیسے کہ نارچہ کیرولانا کے نوشن سالم میں رینالس بلڈنگ (اس کا نقشہ بھی شریو اور لیکب نے بنایا تھا) اور میکسیکو شی میں تو روی لیمبو امریکا نا۔

بلندی اور خوبصورتی کے سبب ہی لاکھوں لوگ ایپارٹمنٹ بلڈنگ کو ملک کے سب سے بڑے شہر نیویارک کی علامت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ہالی ووڈ کے فلم سازوں نے متعدد فیچر فلموں میں اس کی رسمیت کا استعمال کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور بلڈنگ کا نام تھی (سب سے پہلے یہ فلم ۱۹۳۳ء میں ریلیز ہوئی، بعد میں ۱۹۴۷ء اور ۲۰۰۵ء میں دوبارہ بنائی گئی، جس میں کہ عظیم گوریلا جنگی جہازوں کے پیڑے سے لڑتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں ایک عورت کو پکڑے عمارت کی چوپانی پر چڑھ جاتا ہے۔

حقیقی زندگی اور فلموں دونوں میں جیسے این افیئر تو روی میسر (۱۹۵۷ء) اور سلپ لیس ان سینکل (۱۹۹۳ء) ایپارٹمنٹ بلڈنگ کو رومان کی جگہ باور کیا جاتا ہے۔ چھیسا سیوں منزل پر واقع اس عمارت کا کھلی قضاہ کیکھنے کا علاقہ ان دلوں اور دہنوں کے لیے جو یوم عشق کے موقعے پر اجتماعی شادیاں رچاتے ہیں

لیے خاکہ تیار کرنے والوں نے اس عمارت میں ایک ساخنہ میٹر بلڈنگ کو اضافہ کر دیا۔ بعد میں وال اسٹریٹ جرٹل نے لکھا کہ یہ ”ناور آف پائل کے بعد سب سے زیادہ مجذونانہ ایکم تھی، لیکن اس نے بلڈنگ کو ایک بہت ہی ڈراماتی تاج پہن دیا (جو کسی دوسری عمارت کے حصے میں نہیں آیا)۔“ چھیسا سیوں

اور پہنچنی سیوں سیکنڈ کے درمیان ۳۵۰ فٹ کی ایونیو پر (جو حقیقی والد وور ہوٹل کا سابق مقام تھا) جتوڑی ۱۹۳۰ء میں کھدائی کا کام شروع ہوا، جب کہ تعمیر کا آغاز مارچ کے میونے میں ہوا۔ یہ عمارت صرف ۳۱۰ دنوں میں بن کر تیار ہو گئی۔ اس کی تعمیر کے کام میں ۳۲۰۰ کارکنوں نے حصہ لیا، ان میں سے بہت سے امریکہ نسل مکانی کر کے آئے تھے یا پھر امریکی ہندستانیوں کی مہاواں قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

جب صدر ہربرٹ ہوورنے عمارت کے قلعوں کو روشن کیا، اس وقت ایپارٹمنٹ کے ایک سابق تنقیم، کویین تھا کہ وہ کرسل کے ریکارڈ کو توڑ دیں گے۔ انہوں نے رچڈاچ شریو اور ویم ایف لیمب جیسے ماہرین تعمیر کی خدمات حاصل کیں ایک ایسی عمارت کا خاکہ تیار کرنے کے لیے جو تین سو میٹر سے زیادہ بلند ہو۔ ان فرش کی گنجائش ایک لاکھ پچاہی ہزار سات سو مربع میٹر تھی۔

نارتمہ ثونا و اندا نیو یارک کے سارا ہیڈنین ۲۲ اور کرش لیشر ۲۳، ولنٹائن نے ۲۰۰۳ء کے موقع پر ایپارٹمنٹ بلڈنگ کے ذیک پر ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے ہوئے اس ذیک پر کافی شادیاں ہو چکی ہیں۔

جاتا ہے۔ اس طرز تعمیر کی ایک بہترین مثال ۲۸۲ میٹر بلڈنگ کرسل بلڈنگ ہے جو ۱۹۳۰ء میں مکمل ہوئی۔ اس وقت یہ دنیا کی بلند ترین عمارت تھی البتہ صرف ساخنہ سینٹی میٹر زیادہ بلند، جس کے اضافے کی تعمیر کے آخری مرحلے میں اس نے اجازت دی گئی کہ یہ زیریں میں ہٹن، زمین کا وکٹرا جہاں کہ نیویارک شہر کی پیشتر کیش منزل عمارتیں ہیں، میں واقع ۳۰ وال اسٹریٹ ناؤر کی بلندی کو عبور کر جائے۔

ایپارٹمنٹ کے معمار جان جے رسکوب، جزل موڑس کار پوریشن کے ایک سابق تنقیم، کویین تھا کہ وہ کرسل کے ریکارڈ کو توڑ دیں گے۔ انہوں نے رچڈاچ شریو اور ویم ایف لیمب جیسے ماہرین تعمیر کی خدمات حاصل کیں ایک ایسی عمارت کے انھیں گم کرنے کا روزہ میں ہے۔ اسے کوہنے کوہنے کے لیے جو تین سو میٹر سے زیادہ بلند ہو۔ ان کے کارنا میں کوہنے کوہنے کے لیے جو تین سو میٹر سے زیادہ بلند ہو۔ ان کے انھیں گم کرنے کا روزہ میں ہے۔ اسے کوہنے کوہنے کے لیے جو تین سو میٹر سے زیادہ بلند ہو۔ ان کے



مواقع پر جیسے اقوام متعدد کے لیے عمارت کو نیلی اور سفید روشنیوں سے جایا جاتا ہے۔ اس طرح بزرگ کی روشنیاں بیٹھ پیڑک ڈے کے لیے اور دیگر چھپیوں کے لیے موکی رنگوں کی روشنیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۲۰۰۳ کے اوائل میں ایک رات حال ہی میں فوت ہونے والی حصیتی گنگ کا گنگ کی اشارے فرے کو خراج عقیدت پیش کر نے کے لیے یہ عمارت ۱۵ منٹ تک بالکل تاریک رہی۔ رے کا، جنہیں ہمیشہ اس خاتون کے طور پر یاد کیا جاتا ہے، جسے ایک عظیم گوریلے نے ایپا راسٹیٹ کی بلندی پر اپنی گرفت میں لے رکھا تھا، اس عمارت سے ایک اطف اگنیز رشتہ تھا اور اس کی خوبصورتی کو انہیوں نے اکثر خوب سراہا تھا۔

وہ اپنی سوانح حیات میں لکھتی ہیں: ”ہر مرتبہ جب میں نیو یارک پہنچتی ہوں اور اسکالی لائن اور ایپا راسٹیٹ بلڈنگ کے حسن دل پر پیر کو دیکھتی ہوں، میرا دل کچھ زیادہ تیزی کے ساتھ دھڑکن لگتا ہے۔“ □

ماہیک بے فریہ مین امریکی وزارت خارجہ کے میں الاقوامی اطلاعاتی پروگرام یورو کے واقعیشن فائل کے لیے لکھتے ہیں۔

اوپر: ۱۹۳۰ میں امپاٹر استیٹ بلڈنگ کی تعمیر کے وقت ایک استیل درکر ۸۶ وین منزل پر آرام کرتے ہوئے۔ دائیں: استیل کے کام کے اختتام پذیر ہونے کے بعد بلڈنگ کا ایک منظر۔

یا ۱۳۸ کھڑاڑیں کے لیے جنہوں نے ۲۰۰۵ میں اس کا لفاف اٹھایا، پورے شہر کو دیکھنے کا ایک بے مثال موقع فراہم کرتا ہے۔ این افسوس نوری مجرم کا ایک کروار اسے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے: ”نیو یارک شہر میں جنت سے سب سے زیادہ قریب چیز۔“ ایپا راسٹیٹ بلڈنگ میں دیکھی کے اور بھی موافق اور سامان ہیں۔ ہر سال صحت مند مردوں اور عورتوں پر مشتمل ایک گروپ عمارت کی چھیا سیویں منزل تک پیٹھیوں کے ذریعے دوڑ لگاتا ہے۔ ۲۰۰۶ کے موسم خزاں میں یہاں بیٹھل کا رنون میز زم کھلنے والا ہے جس میں دنیا کے پچاس سے زائد ملکوں کے تقریبا دولا کھکارنوں ہوں گے۔

ایپا راسٹیٹ بلڈنگ کی رات کی روشنی کا اپنا ایک الگ رمز ہے۔ بعض شاموں میں منتخب رنگ نیو یارک کی پیشہ و رائہ کھیل ٹھیوں میں سے کسی ایک یادوسری کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دیگر

